Date: ______

س: میدان جنگ میں ایک سپہ سالار کی حیثیت سے نبی اکرم ﷺ کے کردار کا جامع خاکہ پیش کیجیے۔ (2019)

نبی اکرم ﷺ بحیثیت سپہ سالار:

تعارف:

آج کل کے دنیا میں بہت سے جرنیل ہیں لیکن حضور ﷺ ان تمام جرنیلوں سے مختلف ہے۔ آپ ﷺ کی قوت ارادی، حکمت عملی، جنگی اصول آپ ﷺ کو ان تمام جرنیلوں سے ممتاز کراتی ہے۔ آپ ﷺ نے اٹھائیس غزوات میں حصہ لیا اور ان غزوات کی خوبی یہ تھی کہ آپ ﷺ کے ان غزوات میں بہت کم جانی نقصان ہوا۔ ان میں کل ۱۰۱۸ جانی نقصان ہوا اور اس میں مسلمانوں کی تعداد صرف ۲۵۹ تھیں۔ اس کی وجہ آپ ﷺ کی عمدہ حکمت عملی، عقلی قابلیت و بصیرت اور بہترین تدبیریں تھی۔

میدان جنگ میں ایک سپہ سالار کی حیثیت سے نبی اکرم ﷺ کے کردار کا جامع خاکہ:

- جنگی اصولوں کا تعین
- جنگی حکمت عملی بنانا

میدان جنگ میں ایک سپہ سالار کی حیثیت سے نبی اکرم ﷺ کے کردار کا خاکہ:

Date: ____________

میدانِ جنگ میں بحیثیت سپہ سالار نبی اکرمؐ کی ذمہ داری جنگی اصولوں کی تشکیل کرنا اور جنگی حکمت عملی مرتب کرنا تھا۔ آپؐ نے نہ صرف اپنی فوج کی سربراہی کی بلکہ میدانِ جنگ میں بہترین حکمت عملی کا مظاہرہ کیا اور جنگ کے لیے عمدہ اصول و اقدار مرتب فرمائے۔

ج) جنگی اصول و اقدار کی تشکیل:

نبی اکرمؐ نے جنگ کے لیے بہترین اور مؤثر اصول و اقدار تشکیل کیے۔ آپؐ کے یہی اصول و اقدار آپؐ کو تمام جرنیلوں سے ممتاز کراتے ہیں۔ حضور اکرمؐ نے جنگ کے لیے جو اصول و اقدار تشکیل کیے وہ مندرجہ ذیل ہیں:

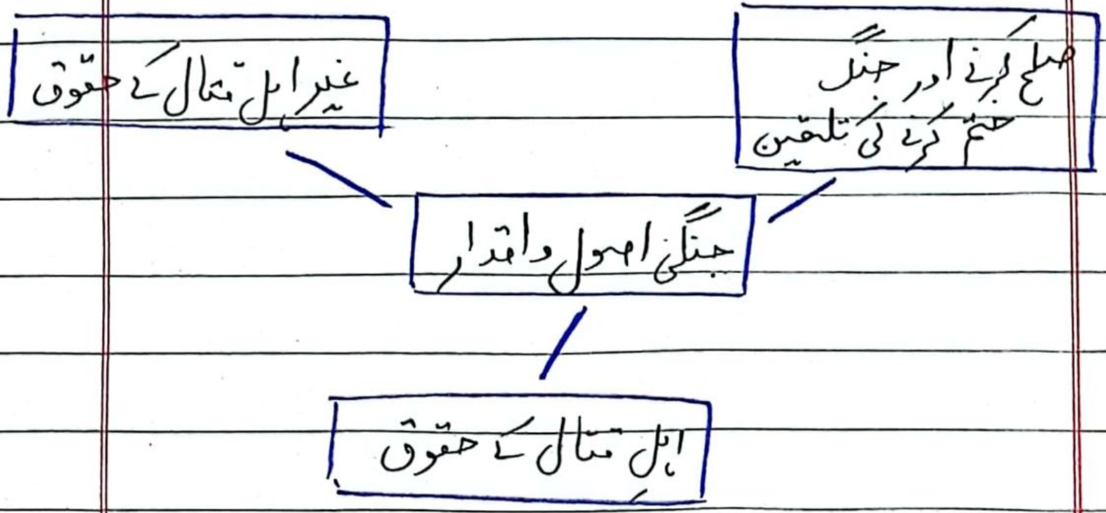

i) صلح کرنے اور جنگ ختم کرنے کی تلقین:

سرورِ دو عالمؐ نے ہمیشہ اس بات پر زور دیا کہ اگر دشمن صلح کرنا چاہے تو ان سے صلح کر لیا کرو اور جنگ کو ختم کرو۔ ایک بہترین سپہ سالار کی یہ خوبی ہوتی ہے کہ اگر دشمن جنگ نہ کرنا چاہے تو

Date:

ان پر جنگ نہ مسلط کی جائے۔

وان جنحوا للسلم فاجنح لھا۔ (البقرۃ : ۹۱)

" اور اگر وہ صلح کی طرف جھکے تو ان سے صلح کر لیا کرو۔"

۲) غیر اہلِ قتال کے حقوق :

غیر اہلِ قتال سے مراد وہ لوگ ہیں جو جنگ کا حصہ نہیں ہوتے مثلاً عورتیں، بوڑھے، بچے، عابد وغیرہ۔ آپؐ نے ان لوگوں کے لیے بھی اصول مرتب فرمائے۔ حضورؐ نے ایک دفعہ دورانِ جنگ میں ایک خاتون کی لاش دیکھی تو آپؐ نے سخت ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ " یہ تو جنگ لڑنے والوں میں سے نہ تھی۔" آپؐ نے خالد بن ولید کو کہلا بھیجا کہ " عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کو ہرگز قتل نہ کیا جائے۔"

آپؐ نے غیر اہلِ قتال کے لیے یہ ہدایات نازل فرمائی :

" قیام اس جگہ کرو جہاں پر بستی والوں کو تمہاری وجہ سے کوئی تکلیف نہ ہو، جو لوگ لڑنے کے لیے آئے صرف ان سے لڑنا۔ عورتوں، بچوں، بوڑھوں پر تلوار مت اٹھانا۔ عبادت گاہوں اور خانقاہوں میں بیٹھے لوگوں کو مت چھیڑنا۔ ان کے باغات، کھیتوں اور فصلوں کو تباہ نہ کرنا۔ جب تک وہ زکوٰۃ اور صدقات دیں تو ان کے باقی مال سے تعرض نہ کیا جائے، ان کے زکوٰۃ اور صدقات کو ان کے امیروں سے لے کر غربا میں تقسیم کر دی جائے۔"

۳) اہلِ قتال کے حقوق:

نبی اکرمؐ نے اہلِ قتال (وہ لوگ جو جنگ میں شریک ہوتے ہیں) ان کے لیے بھی ہدایات نازل فرمائی ہیں۔

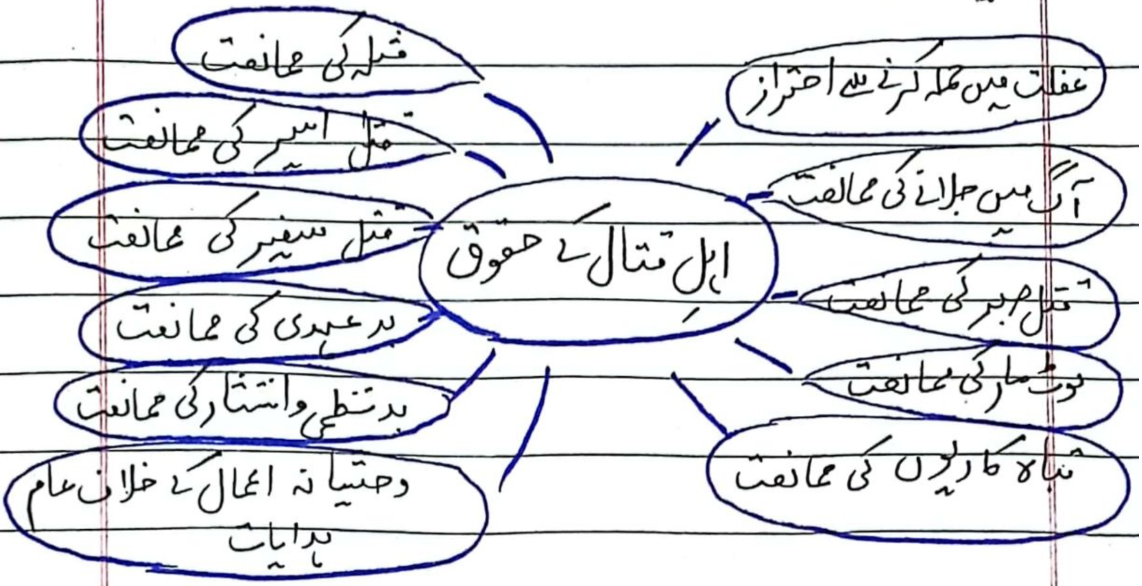

۱) غفلت میں حملہ کرنے سے احتراز:

آپؐ نے غفلت میں حملہ کرنے سے احتراز فرمایا۔ عربوں میں یہ رواج تھا کہ زیادہ تر دشمن رات کے وقت حملہ آور ہوتے تھے۔ لیکن نبی کریمؐ نے سختی سے اس سے منع فرمایا۔

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ فتحِ خیبر کے موقع پر رات کے وقت پہنچے لیکن انھوں نے اس وقت تک حملہ نہ کیا جب تک صبح نہ ہو جائے۔

۲) آگ میں جلانے کی ممانعت:

سرورِ دو عالمؐ نے دشمنوں کو آگ میں جلانے سے منع فرمایا۔ اس انتقامی کارروائی کی رسول اللہؐ نے

Date:

...بعثت ممانعت کی۔ ...

آپؐ نے فرمایا: ...

"آگ میں جلانا آگ پیدا کرنے والے کے سوا کسی اور کے لیے سزاوار نہیں۔"

۳) قتل صبر کی ممانعت:

قتل صبر سے مراد "باندھ کر مارنا"۔ عبید بن یعلیٰ نے فرمایا کہ ایک دفعہ ہم عبدالرحمٰن بن خالد کے ساتھ جنگ میں شریک تھے۔ جنگ میں کچھ دشمنوں کو پکڑ کر لایا گیا تو عبدالرحمٰن بن خالد نے ان کو باندھ کر مارنے کا حکم دیا جب یہ خبر حضرت ابو ایوب انصاریؓ کو پہنچی تو انھوں نے فرمایا:

"میں نے رسول اللہؐ کو قتل صبر (باندھ کر مارنے) کی ممانعت کرتے ہوئے سنا ہے۔ خدا کی قسم اگر مرغی بھی ہوتی تو میں اس کو باندھ کر نہ مارتا۔ جب یہ خبر حضرت خالد بن ولید کو پہنچی تو انھوں نے چار غلام آزاد کر لیے۔"

۴) لوٹ مار کی ممانعت:

نبی اکرمؐ نے لوٹ مار سے سختی سے منع فرمایا۔

آپؐ نے فرمایا:

"لوٹ کھسوٹ کا مال مُردار سے بہتر نہیں۔"

۵) تباہ کاریوں کی ممانعت:

فصل، کھیتوں اور باغات کو تو ویران بنانے سے سختی سے منع فرمایا گیا ہے۔

واذ تولی سعی فی الارض لیفسد فیھا و یھلک الحرث والنسل واللہ لا یحب الفساد۔ (البقرہ: ۲۰۵)

Date:

"اور جب وہ حاکم بنتا ہے تو کوشش کرتا ہے کہ زمین پر فساد پھیلائے، فصلوں اور نسلوں کو برباد کریں مگر اللہ فساد کو پسند نہیں فرماتا۔"

۶) مثلہ کی ممانعت:

مثلہ سے مراد لاش کے اعضاء کو کاٹنا۔ نبی اکرمؐ نے بحیثیت سپہ سالار مثلہ کرنے سے منع فرمایا۔

نبی اکرمؐ نے فرمایا:

"بد عہدی نہ کرو، غنیمت میں خیانت نہ کرو اور مثلہ نہ کرو۔"

۷) قتل اسیر کی ممانعت:

نبی اکرمؐ نے قیدی کو قتل کرنے سے بھی منع فرمایا۔

فتح مکہ کے موقع پر جب حضورؐ مکہ میں داخل ہوئے تو انھوں نے کسی قیدی کو بھی قتل نہ کیا۔

آپؐ نے فتح مکہ کے موقع پر فرمایا:

"کسی مجروح کو قتل نہ کیا جائے، بھاگنے والوں کا پیچھا نہ کیا جائے، کسی قیدی کو قتل نہ کیا جائے اور جو لوگ اپنے گھر کا دروازہ بند کر لیں تو وہ امان میں ہے۔"

۸) قتل سفیر کی ممانعت:

مسیلمہ کذاب کا قاصد عبادہ بن حارث جب اس کا گستاخانہ پیغام لے کر حضورؐ کے پاس آیا تو حضورؐ نے فرمایا:

"اگر قاصدوں کا قتل ممنوع نہ ہوتا تو میں تیری گردن مار دیتا۔"

۹) بدعہدی کی ممانعت:

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا:

Date:

"جو کسی معاہد کو قتل کرے تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہوگی حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس برس کی مسافت سے محسوس ہوتی ہے۔"

۱) بدنظمی و انتشار کی ممانعت:

بدنظمی و انتشار پھیلانے کی بھی رسول اللہؐ نے سخت الفاظ میں ممانعت کی۔

رسول اللہؐ نے فرمایا:

"جو منزل کو تنگ کرے گا یا راہ گیروں کو لوٹے گا تو اس کا جہاد نہیں ہوگا۔"

یہ اس وقت حضورؐ نے فرمایا جب نبیؐ جہاد کے لیے جا رہے تھے اور ان کو اطلاع ملی کہ فوج میں بدنظمی کی شکایت ہے اور راہ گیروں کو تنگ کیا جا رہا ہے۔

۱) وحشیانہ اعمال کے خلاف عام ہدایات:

آپؐ نے فرمایا:

"جاؤ اللہ کا نام لے کر، اللہ کی راہ میں لڑو، ان سے لڑو جو اللہ سے کفر کرتے ہیں، بدعہدی نہ کرو، غنیمت میں خیانت نہ کرو، مثلہ نہ کرو اور کسی بچے کو قتل نہ کرو۔"

۲) بہترین اور عمدہ حکمت عملی کی تشکیل:

آپؐ نے میدان جنگ میں بحیثیت سپہ سالار نہ صرف جنگ کے اصول و قواعد بیان فرمائے بلکہ انہوں نے بحیثیت سپہ سالار بہترین اور عمدہ حکمت عملی تشکیل دی۔ اسی حکمت عملی کی بدولت آپؐ تمام جنگوں میں فاتح رہے۔

Date: ______

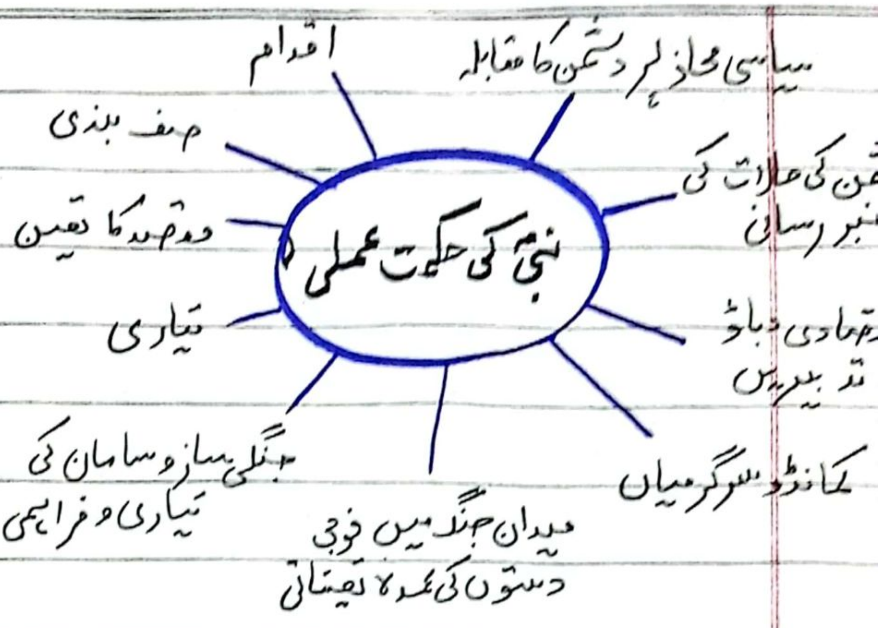

1۔ سیاسی محاذ پر دشمن کا مقابلہ:

حضورؐ نے نہ صرف میدانِ جنگ میں دشمن کا مقابلہ کیا بلکہ سیاسی محاذ پر بھی دشمن کا مقابلہ کیا۔ اس کی بہترین مثال 'صلح حدیبیہ' ہے۔ حضورؐ نے مدینہ ہجرت کرنے کے بعد اپنے دشمنوں کی تعداد میں کمی کرنا چاہی۔ اس مقصد کے لیے رسول اللہ نے مدینہ میں یہودیوں کے ساتھ معاہدہ کیا جو کہ صلح حدیبیہ کے نام سے مشہور ہوا۔ اس میں بہت سی شرائط تھے لیکن جو اہم شرط تھی وہ یہ تھی کہ اگر مدینہ پر حملہ ہوا تو تمام لوگ مل کر اس کا دفاع کریں گے۔ مدینہ کے اردگرد کے قوموں کے ساتھ بھی حضورؐ نے معاہدہ کیا۔ اس کا فائدہ یہ ہوا کہ حضورؐ کے خلاف جا کر یہ لوگ قریش سے کھلا کھلم تعلقات نہیں رکھ سکتے تھے۔

CamScanner

Date: ______

۲) دشمن کی حالات کی خبر رسانی :

نبی اکرمؐ نے بحیثیت سپہ سالار خود کو دشمن کے حالات سے باخبر رکھا۔ اس مقصد کے لیے حضورؐ نے قابل خبر رساں رکھے اور بہت سے معلوماتی مہمیں بھی شروع کیے۔

۳) اقتصادی دباؤ کی تدبیریں :

قریش مکہ کے لوگ مالی لحاظ سے مضبوط تھے۔ ان کا پیشہ تجارت تھا جبکہ دوسری طرف مہاجرین مالی لحاظ سے اتنے مضبوط نہیں تھے۔ انھوں نے مکہ سے مدینہ ہجرت کی تھی۔ اس کے علاوہ انصار بھی مالی لحاظ سے کمزور تھے۔

غزوہ بدر کے بعد حضورؐ نے قریش کے تجارتی راستے کو بند کر دیا۔ قریش پھر طائف کے راستے کو تجارت کے لیے استعمال کرتے تھے لیکن حضورؐ نے اس کو بھی بند کر دیا۔ غزوہ بنو ~~حنیفہ~~ خیبر کے بعد کے ~~بعد~~ سردار اثمامہ بن اثال نے اسلام قبول کیا تو اس نے قریش پر غلہ بند کر دیا۔ قریش اپنی ساری جمع پونجی جنگوں میں استعمال کر چکا تھا۔ اب وہ مالی لحاظ سے کمزور ہو گئے تھے۔ وہ قحط سالی میں گر چکے تھے۔ ابوسفیان حضورؐ کے دربار میں آیا تو اس نے حضورؐ سے دعا کی درخواست کی۔ حضورؐ نے نہ صرف ان کے لیے دعا کی بلکہ ان کو کھجوریں بھی دیے اور پانچ سو نقد رقم بھی دی اور اثمامہ سے درخواست کی کہ ان کا غلہ نہ روکے۔

۴) کماندو سرگرمیاں :

نبی اکرمؐ نے بعض کماندو سرگرمیاں بھی سرانجام دی۔

Date: ______

اور کچھ دشمن اسلام کو کمانڈو سرگرمیوں کے ذریعے ہلاک کیا۔ یہودی کعب بن اشرف جس نے نہ صرف اسلام کی مخالفت کی بلکہ اپنی شاعرانہ اشعار میں مسلمان خواتین کا نام لے کر ان کو ذہنی اذیت دیتا تھا۔ اس کو بھی حضورؐ نے کمانڈو سرگرمی کے ذریعے ہلاک کیا۔

۵) **میدان جنگ میں فوجی دستوں کی عمدہ تعیناتی:**

حضورؐ نے ہر جنگ میں بہترین حکمت عملی کا مظاہرہ کیا۔ میدان جنگ میں آپؐ نے فوجی دستوں کو ایسے جگہوں پر تعینات فرماتے تھے جو کہ بہت اہم ہوتے تھے۔ مثال کے طور پر غزوہ احد میں آپؐ نے فوج کے ایک دستے کو جبل حنین پر تعینات فرمایا۔ جب تک وہ دستہ وہی پر رہا تو مسلمان پیچھے سے حملہ کرنے سے محفوظ رہے۔

۶) **جنگی سازوسامان کی تیاری وفراہمی:**

آپؐ نے جنگ کے لیے ہر طرح کی تیاری کو یقینی بنایا۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اور جو تم طاقت سے اور گھوڑوں سے جمع کر سکو، تیار رکھو کہ اس سے تم اللہ کے دشمنوں پر اور تمہارے دشمنوں پر اور ان پر جس کو تم نہیں جانتے اور اللہ انہیں جانتا ہے۔ اور اللہ کے راہ میں جو تم خرچ کرو گے وہ تمہیں پورا ملے گا اور تمہارے ساتھ ناانصافی نہیں ہوگی"

(الانفال: ۶۰)

۷) **تیاری:**

آپؐ نے لوگوں کو اسلام کی دعوت کے ساتھ ساتھ

لوگوں کو زندگی کا مقصد سمجھایا۔ جس کی وجہ سے لوگ دائرہ اسلام میں شامل ہوتے ہی فوج کا حصہ بن جاتے۔ آپؐ کی یہی خوبی تھی کہ آپؐ لوگوں کو ان کے ذہن، نفسیات اور جسمانی صلاحیتوں کے مطابق ذمہ داری سونپتے تھے۔ آپؐ نے معذوروں کو بھی ان کی صلاحیت کے مطابق ذمہ داریاں سونپی۔ آپؐ نے جو جو ذمہ داریاں سونپی اور جن لوگوں کو سونپی انھوں نے وہ ذمہ داریاں بخوبی نبھائی۔

۸) مقصد کا تعین:

آپؐ نے ہمیشہ اپنے مقصد کو واضح رکھا۔ اس کی بہترین مثال غزوہ حدیبیہ ہے۔ آپؐ احرام کی حالت میں تھے۔ تلوار تھی مگر نیام میں تھی۔ آپؐ نے اپنا راستہ بھی بدل دیا۔ لیکن جب حدیبیہ کے مقام پر پہنچے تو مشرکین مکہ کے ایک چھوٹے گروہ نے حملہ کر دیا۔ جب وہ گروہ مسلمانوں کے ہاتھوں گرفتار ہوا تو آپؐ نے ان کو رہا کرنے کا حکم دیا۔ کیونکہ اس وقت آپؐ کے ساتھ ایک مقصد تھا اور وہ مقصد کسی بھی صورت جنگ سے بچنا تھا۔

۹) صف بندی:

عربوں میں باقاعدہ صف بندی کا کوئی رواج نہیں تھا۔ غزوہ بدر سے پہلے حضورؐ صحابہ کرامؓ کے ساتھ جنگ پر گئے مگر کوئی صف بندی نہیں تھی۔ لیکن پھر آہستہ آہستہ صف بندی کا رواج شروع ہوا۔ غزوہ بدر میں مشرکین مکہ نے فوج کو دو حصوں میں تقسیم کیا لیکن کوئی نظم و ضبط نہیں تھا۔ حضورؐ نے پہلی دفعہ فوج کو تین حصوں میمنہ، میسرہ اور ساقہ میں تقسیم کیا اور ان کے درمیان اونٹوں کے ذریعے رابطہ رکھا جو کہ رسول اللہؐ کے ہدایات ان تک پہنچاتے تھے۔

۱۰) اقدام:

نبی اکرمؐ نے بطور سپہ سالار میدان جنگ میں بہترین، عمدہ اور مؤثر اقدامات اپنائے جس کی وجہ سے مسلمانوں کو میدان جنگوں میں فتح نصیب ہوئی۔ مثال کے طور پر غزوہ احد میں رسول اللہؐ نے قوی دستے کو جبل

خندق پر تعینات کیا۔ اس اقدام نے مسلمانوں کو پشت سے حملہ ہونے سے محفوظ رکھا۔ اس کے علاوہ غزوہ احزاب میں خندق کھودنے کے اقدام سے بھی مسلمانوں کو بہت فائدہ ہوا اور وہ جنگ میں فتح یاب ہوئے۔

خلاصہ کلام:

میدان جنگ میں نبی اکرم ﷺ کا کردار تمام امت مسلمہ کے لیے بہترین مثال ہے۔ آپ ﷺ کے تشکیل کردہ جنگی اصول و اقدار اور میدان جنگ میں آپ ﷺ کی حکمت عملی آپ ﷺ کو اس دنیا کے تمام جرنیلوں سے ممتاز کرتی ہے۔ اور اسی وجہ سے آپ ﷺ میدان جنگ میں فاتح رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ کے اصول و اقدار اور جنگی حکمت عملی کے بدولت جنگوں میں کم جانی نقصان ہوا۔

بقول عابد نظامی:

سرکار کے صدقے ہے یہ فاتح عالم\
تھا کام شب و روز جنہیں بنت عنبا سے\
تاج جم و قیصر ہے میرے پاؤں کے نیچے\
حاصل مجھے پابوسی سرکار ہے جب سے۔